بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۹ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۹ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک پھوڑے کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی علالت طول پکڑتی جا رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

مولوی محمد علی صاحب کا عدالت میں حلفیہ بیان

تنکے کا سہارا لینے کی بے سود کوشش

آخر مولوی محمد علی صاحب کو جو اپنے حلفیہ عدالتی بیان کے بھنور میں ایک عرصہ سے ڈبکیاں کھا رہے تھے۔ تنکے کا سہارا مل ہی گیا۔ اور انہوں نے اس کی بناء پر ۲ جون کے "پیغام صلح" میں "میرا بیان عدالت میں اور جماعت قادیان سے اپیل" کے عنوان سے ایک مضمون لکھدیا:۔

مولوی صاحب نے حسب معمول درشت کلامی سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مبلغین اور اخبارات پر خیانت کا الزام لگایا ہے۔ مگر انکی اپنی دیانتداری کی یہ کیفیت ہے۔ کہ جو ایک فقرہ انہوں نے نقل کیا ہے اسے بھی مکمل طور پر پیش نہیں کر سکے۔ پھر جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ ان کی ایسی تشریح کی ہے جس کے وہ ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے۔ پھر مولوی صاحب نے یہ مغالطہ بھی دیا ہے کہ ان کے بیان کے آخر میں وہ الفاظ موجود ہیں جن پر انہوں نے اب اپنی برأت کا انحصار رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو الفاظ انہوں نے پیش کئے ہیں۔ وہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کی عدالتی کارروائی میں درج ہیں اس کے بعد ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو مولوی صاحب کا جو بیان ہوا۔ اس میں انہوں نے اپنا یہ عقیدہ درج کرایا۔ کہ:۔

"مرزا صاحب دعوئے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوئے نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے نبی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے مسیلمہ مدعی نبوت تھا۔ میں اس کی نبوت سے منکر ہوں۔ مسیلمہ مجھے کذاب کہہ سکتا ہے۔ اگر موجودہ ہو"

پس اگر بیان کے آخر میں جو کچھ کہا جائے وہ زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ

"اسی بیان کے آخر میں میرے یہ الفاظ موجود ہیں" تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آخر میں وہ الفاظ نہیں۔ جو انہوں نے نقل کئے۔ بلکہ وہ ہیں۔ جو ہم نے اوپر پیش کئے۔ اور جن میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا صاف اور واضح الفاظ میں اقرار کیا ہے:۔

اگر ان سب حرکات کو جناب مولوی صاحب دیانتداری سمجھتے ہیں۔ تو پھر بلاشبہ انہیں حق حاصل ہے۔ کہ جس پر چاہیں خیانت کا الزام لگا دیں:۔

اب ہم اصل فقرہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس کے صرف چند الفاظ مولوی صاحب نے پیش کئے۔ اور جو مکمل طور پر یہ ہے

"امریکہ کے اخبار" ٹروتھ سیکر" مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۲ء اور پھر ۹ اپریل ۱۹۰۴ء میں مرزا صاحب کے متعلق نوٹ لکھے ہوئے ہیں مرزا صاحب نبی ہونے کا۔ سینٹ یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے"

مولوی صاحب نے اس میں سے صرف جلی الفاظ پیش کر کے لکھا ہے۔

"بیان کے اس حصہ کو قادیانی مبلغ اس تمام عرصہ میں پبلک سے اور اپنی جماعت سے چھپاتے رہے۔ حتیٰ کہ جب میں نے سارے بیان کو شائع کرنے کے لئے لکھا تب بھی یہی جواب دیا گیا۔ کہ اس میں نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق اور کوئی فقرہ نہیں۔ سوائے اس کے جو وہ شائع کر چکے ہیں"

یہ جو کچھ کہا۔ بالکل درست تھا۔ مذکورہ بالا فقرہ کو اس لئے شائع نہیں کیا گیا تھا۔ کہ اس سے مولوی صاحب کو کوئی سہارا ملتا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مولوی صاحب یہ عذر نہ پیش کر دیں۔ کہ اس میں میں نے اپنا عقیدہ نہیں بیان کیا۔ بلکہ اخبار "ٹروتھ سیکر" کا بیان پیش کیا ہے۔ جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ ابتدا میں تو مذکورہ اخبار کا ذکر موجود ہی ہے۔ اور آخر میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ "ان کی جماعت کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے"

پس ہمارے نزدیک بھی چونکہ یہ عذر اپنے اندر کچھ معقولیت رکھتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس فقرہ کو مولوی صاحب کی طرف منسوب نہ کیا۔ اور اسی بناء پر اس وقت جب انہوں نے اپنا مفصل بیان شائع کرنے کے لئے لکھا۔ ہم نے انہیں جواب دیا۔ کہ "اس میں نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق (آپ کے) وہی فقرات ہیں۔ جو بار بار اخبار وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں"

جناب مولوی صاحب کو بھی ان الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے یہ بات کھٹکی ہے۔ اسی لئے انہوں نے پیش بندی کے طور پر لکھا ہے:۔

"اس کے جواب میں شائد یہ کہا جائے کہ میرے اس بیان کے اوپر اخبار ٹروتھ سیکر کا ذکر ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ میرا یہ بیان اخبار ٹروتھ سیکر پر مبنی ہو تو اول تو میرے بیان میں یہ نہیں۔ کہ ٹروتھ سیکر میں یوں لکھا ہے۔ بلکہ وہ الگ بیان ہے۔ اور دوسرے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ خواہ وہ ٹروتھ سیکر پر مبنی ہے یا نہیں۔ بہرحال وہ میرا بیان ہے"

مگر یہ محض عذر گناہ ہے۔ مولوی صاحب ذرا غور تو فرمائیں۔ اگر "ٹروتھ سیکر" کے ذکر کو الگ بیان قرار دے دیا جائے۔ تو پھر اس کے معنی ہی کیا ہوئے۔ کہ ٹروتھ سیکر میں مرزا صاحب کے متعلق نوٹ لکھے ہوئے ہیں یہ بالکل بے معنی الفاظ رہ جاتے ہیں۔ اگر یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ ان نوٹوں میں کیا لکھا ہے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ابتدائے جنوری ۱۹۴۲ء سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

117	Dawood Kweku Dabi Salt Pond	144	Musa Sadiku Akirali Lagos.
118	Ayyub Kweku Fili "	145	Ismaeel Sadar "
119	Yusaf Kapi Kawaqyir	146	Ibrahim Akmaoye
120	Hawa Adjua	147	Yusaf Akinubi "
121	Bukr Kwesi Bentum "	148	Kesamu Otaduli "
		149	Said Boloye Mofe "
122	Alisa Abma "	150	Adam Ademom "
123	Maryam Adjua "	151	Jimo Oshoeti "
124	Maryam adjua Kumah "	152	Bello Akinifemiwa "
		153	Abu bakare Ofe
125	Musa Kweku Ampumah	154	Abudu Salami Monuyi "
126	Issa Kobnia Oyenfi "	155	Yisufu Bomidele Olowa Lagos.
127	Abdallah Kwamina		
128	Sara Skua Okantin "	156	Salin Ayo Famuditi "
129	Sara Skaa Akator "	157	Ibrahim Abidapa Sadiku Lagos.
130	Adam Kweku Onkum "		
131	Sara Skua Onkum	158	Sadiku Akinsami Monuyi Lagos.
132	Saeed Yaa Nkumah	159	Yarkaba Aderimika
133	Abdullah Kweku Mensoh "	160	Adirisu "
134	Dawood Kwesi Antabam "	161	Abasi Duyile Akinbuli
		162	Ainimotu Omoleye Ojo Lagos.
135	Hawa Efna Kyira "		
136	Usman Kwa Edaban	163	Sadatu Ainke Bello "
137	Sara Abnia Kwabia		
138	Nusrat Efna "	164	Abudu Karimu Sul
139	Mustafa Lagos.	165	Sulemanu Morakinyo
140	Salia Ade Kenmibi	166	Ismail Akinmoye
141	Yusaf Ade Fiyijin	167	Muhamad Jimo Bakera "
142	Yusaf Oguntundun	168	Pasaki Sapara Lagos.
143	Salan Abugan		

(باقی)

پھر اگر یہ الفاظ ٹروتھ سیکر کے نوٹ کے مفہوم کے طور پر پیش نہیں کئے گئے۔ کہ "مرزا صاحب نبی ہونے کا سینٹ یعنی ولی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو اس موقعہ پر لفظ سینٹ کے استعمال اور ذکر کا کونسا محل اور موقعہ تھا۔ ہمارے خیال میں یہ لفظ اخبار "ٹروتھ سیکر" کے نوٹ کے سلسلہ میں ہی بیان ہوا۔ اس نے پرافٹ اور سینٹ دونوں الفاظ استعمال کئے ہوں گے۔ جن کا عدالت میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ لیکن اب جبکہ مولوی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ "بہر حال وہ میرا بیان ہے"۔ تو ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ ٹروتھ سیکر کے الفاظ ہیں۔ مولوی صاحب کا عقیدہ نہیں اور ہم ممنون ہیں۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے بیان میں سے ایک اور فقرہ کے متعلق یہ تسلیم کر لیا۔ کہ جب انہوں نے یہ کہا تھا۔ اس وقت اپنا عقیدہ پیش کیا تھا۔ وہ عقیدہ جس پر آج قائم نہیں ہیں۔ مولوی صاحب نے ڈوبتے ہوئے یہ تنکے کا سہارا لینے کی بے سود کوشش کی ہے کیونکہ یہ الفاظ ان کے دوسرے الفاظ کی جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت قرار دیا ہے تائید کرتے ہیں۔ نہ کہ تردید۔ مفصل کل عرض کیا جائیگا۔

قابلِ توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے مخالف ہیں اس واسطے اللہ تعالےٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کروں" (ازالہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے) تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی مندرجہ بالا غرض ہر احمدی کے ذہن نشین کرا دیں۔ اور اس کے مطابق عمل دیکھیں۔ تاکہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض اور خدائی منشا پورا ہو۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اخبار نور شوق سے پڑھنے والے غیر مسلم اصحاب کیلئے

جو غیر مسلم احباب اخبار نور کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے اسماء اور مکمل پتہ جات سے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ ان کے نام اخبار نور جاری کر دیا جائے گا۔ جن احمدی دوستوں کی نظر سے یہ اعلان گزرے انہیں چاہیئے۔ کہ غیر مسلم حضرات کو اس کی اطلاع دیں۔ اور اگر وہ شوق رکھتے ہوں تو ان سے چٹھی بھجوا دیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مجلس ارشاد کے زیر انتظام ایک علمی لیکچر

اگر ہمارے قادر و مطلق بادشاہ نے چاہا اور اس پاک و برتر شہنشاہ کی توفیق ہمارے شاملِ حال ہوئی۔ تو بروز اتوار مورخہ گیارہ احسان ۲۱ / جون ۴۲ھ کو مجلس ارشاد کے زیر انتظام جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا ایک لیکچر بعنوان "مسلمان اور ہندوستان" مسجد اقصےٰ میں ٹھیک شام کے آٹھ بجکر پانچ منٹ پر شروع ہو گا۔ جس کا آخری وقت آٹھ بجکر ۵۵ منٹ تک ہو سکتا ہے۔ یعنی لیکچر کا وقت ۵۰ منٹ تک ہے۔ بعد میں صدارتی ریمارکس کا وقت ۹ بجکر ۵ منٹ تک ہے۔ وقت کی پوری پابندی ہوگی۔ تاکہ نماز عشا اپنے مقررہ وقت پر ٹھیک ۹½ بجے شروع ہو سکے۔ اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا نیز خواتین کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ مسجد اقصےٰ میں نماز مغرب ادا فرمائیں۔ تاکہ ٹھیک وقت پر لیکچر میں شامل ہو سکیں۔ اس جلسہ کی صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایل۔ ایل۔ بی وکیل لاہور فرمائیں گے۔ سید محمد اسحٰق صدر مجلس ارشاد

ذکرِ حبیب علیہ السلام

رِوایاتِ سیّد میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

(۱۳)

میاں کریم بخش نامی ایک شخص نے سائیں گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی حضورؑ کو بتائی جو کتاب ازالۂ اوہام میں درج ہے۔ میاں کریم بخش صاحب کی یہ روایت حضور علیہ السلام نے خود لکھی۔ اور ہماری شہادتیں ہیں۔ جو ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ حضورؑ نے عید اضحیٰ لدھیانہ میں کی۔ مسجد اقبال گنج میں ہم معدودے چند ساتھیوں نے حضرت اقدس کے ساتھ نماز عید پڑھی۔ حضرت اقدس کی صاحبزادی عصمت بی بی یہاں فوت ہوئیں۔

(۱۴)

ہم لوگ ہمیشہ حضرت اقدس کی صحبت میں رہتے۔ زمانہ مسیحیت میں میر عباس علی شاہ صاحب لغزش کھانے لگے۔ حضرت اقدس نے ہر چند سمجھایا۔ لیکن وُہ نہ سمجھے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو اُن کے ذریعہ حضرت کے حلقۂ خدام میں داخل ہُوئے تھے۔ وُہ سمجھ گئے۔ اور متعجب ہو کر ان سے پوچھتے کہ میر صاحب آپ کیوں نہیں سمجھتے۔ اس پر وُہ کہتے۔ یہ میرا معاملہ ہے میں تم کو کچھ نہیں کہتا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مجھے ہمیشہ وہ ساتھ لے جاتے۔ مگر ایک دن مجھے چھوڑ کر خود اکیلے حضرت اقدس کے پاس چلے گئے۔ پیچھے مجھے بُلایا۔ میں بھی جا پہنچا۔ حضرت اقدس کو ہم نے کبھی بحالتِ جوش نہیں دیکھا تھا لیکن اس وقت حضور کو جوش میں دیکھا۔ حضورؑ فرما رہے تھے۔ میر صاحب! قرآن و حدیث سے میں نے ہر طرح آپ کو سمجھایا۔ لیکن آپ نہیں سمجھتے۔ آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں۔ میں نے تو سرکار کا حکم پہنچانا ہے۔ مجھے اس امر کی پروا نہیں۔ کہ لوگ میرے ساتھ ہوں یا نہ ہوں میرا کام پیغام پہونچانا ہے۔ میر صاحب خاموش ہو گئے۔

(۱۵)

حضورؑ چند یوم قیام فرمانے کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں مولوی نذیر حسین وغیرہ کے سبب بہت شور ہوا۔ لوگ لدھیانہ میں دہلی کے مخالفین کے اشتہار میر صاحب کو دکھاتے۔ لیکن حضرت اقدس کے اشتہارات نہ دکھاتے۔ اس طرح وُہ میر عباس علی شاہ کو متاثر کرنے لگے۔ حضرت اقدس جب دہلی سے واپس آئے۔ تو سرہند کے ریلوے سٹیشن پر حضور کو الہام ہُوا۔ " انا للّٰہ و انا الیہ راجعون " ہمراہیان سفر کو حضور نے فرمایا۔ کہ اس الہام میں کسی دوست کے گرنے کی خبر ہے مجھے ڈر ہے۔ کہ میر صاحب ہی نہ ہوں۔ اس لئے لدھیانہ ضرور اُترنا ہے۔ تا کہ ان کو پھر سمجھایا جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس قادیان جانے کی بجائے لدھیانہ اُترے۔ خلقت کا بے حد ہجوم تھا۔ حضور کا ایک لیکچر بھی ہُوا پولیس کا کافی انتظام تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے لیکچر بھی ہُوئے۔ حضرت اقدس باوجود ناسازیٔ طبع تین گھنٹہ تک لیکچر فرماتے رہے۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ خلقت کا انبوہ اس قدر تھا۔ کہ پولیس عاجز آگئی۔ زیارت کے لئے خلقت اس قدر جھکی۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ دوران تقریر میں حضور کو دُودھ پلایا گیا۔ اس پر جاہلوں نے جلسہ کے باہر شور مچایا۔ لیکن جلسہ گاہ میں مسٹر شولڈم کے حسن انتظام کی وجہ سے شور کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہُوئی۔

(۱۶)

اسی دن حضورؑ نے میر عباس علی شاہ صاحب کو بھی طلب کیا۔ اور فرمایا۔ میر صاحب ہم کو آپ کا بڑا خیال ہے۔ اس پر میر صاحب نے جواب دیا۔ کہ حضور! کاغذوں کے گھوڑے مولویوں نے بھی خوب دوڑائے اور آپ نے بھی۔ فیصلہ نہیں ہوتا۔ میں اور آپ ایک کمرہ میں ایک ہفتہ کے لئے بند ہو جائیں۔ کچھ نہ کھائیں نہ پئیں۔ جو سچا ہوگا وُہ بچ رہے گا۔ لیکن حضور نے فرمایا۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا اللہ نہیں جانتا۔ کہ ہم دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ قادیان آپ کا گھر ہے۔ آپ میرے ہمراہ ہی چلیں۔ جو آپ چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی رہیں۔ تسلی ہو جائے گی!! (مفصل حال حقیقۃ الوحی میں ع۱۲۶ نشان میں درج ہے)

میں نے میر صاحب کے ارتداد کے معاً بعد قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا۔ کہ میں حضور کے ساتھ ہوں میرے متعلق کوئی دیگر خیال نہ کیا جائے جس کا جواب حضرت اقدس نے اپنے قلم مبارک سے مجھے دیا۔ حضرت اقدس کا کارڈ جب مجھے ملا۔ تو گو اس وقت میر عباس علی شاہ صاحب الگ ہو چکے تھے۔ لیکن مجھ سے کارڈ دیکھنے کو مانگا دیکھ کر بولے۔ کہ " بھئی حضرت صاحب ہیں تو سلطان القلم "!

جب جلسہ سالانہ ہوا۔ اور میں گیا۔ تو جلسہ میں سینکڑوں آدمیوں کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال گزرا۔ کہ پہلے تو میر عباس علی صاحب کی وجہ سے حضرت صاحب ہمارا خیال فرماتے تھے۔ نہ معلوم اب کیا خیال رکھتے ہیں۔ اِدھر میرے دل میں یہ خیال گزرا۔ اُدھر حضرت اقدس سینکڑوں آدمیوں کو چھوڑ کر تقریر فرمانے کے بعد سیدھے میری طرف تشریف لائے۔ اور بڑی محبت سے ملے۔

(۱۷)

ایک وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔ کہ چوڑا بازار (لدھیانہ) میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف ایک وسکٹ میں اکیلے پھر رہے تھے۔ اور انہی آنکھوں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ چوڑا بازار میں ہزارہا کی تعداد میں خلقت زیارت کے لئے ٹوٹی پڑتی تھی۔

(۱۸)

زمانۂ مجددیت کا ایک واقعہ میں بھول گیا۔ جو اب درج کرتا ہوں۔ ریاست مالیر کوٹلہ میں اس وقت نواب ابراہیم علی خانصاحب والئے ریاست بسبب جنون بیمار تھے۔ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ نے فرمائش کی۔ کہ حضرت صاحب میرے بیٹے کو آکر دیکھیں۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ دس خدام مالیر کوٹلہ پہونچے۔ ان دنوں ریل نہ تھی۔ قاضی خواجہ علی صاحب کی شکرم میں چلتی تھی۔ ایک رات ایک دن ہم سب ریاست کے مہمان رہے۔ بیگم صاحبہ نے ریاست کی سواریاں بھیجیں۔ تا کہ محلات کی طرف حضرت اقدس اپنی قیام گاہ سے تشریف لے چلیں۔ لیکن حضرت اقدس نے پیدل جانے کو ترجیح دی۔ سامنے سے نواب عنایت علی خان صاحب برادر فرمانروائے مالیر کوٹلہ نکلے۔ انہوں نے قافلہ کو دیکھ کر انہوں نے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں؟ جس پر انہیں بتایا گیا۔ کہ مرزا صاحب قادیان والے آئے ہیں۔ نواب صاحب نے کہا " بڑی اچھی بات ہے میرے بھائی کو دکھاؤ۔ لیکن میں کیا کروں میں گھوڑے پر سوار ہوں۔ سامنے جانا ادب کے خلاف ہے "۔ وُہ چلے گئے۔ اور ہم لوگ معہ حضرت اقدس نواب صاحب کے باغ اور کوٹھی میں چلے گئے۔ نواب ابراہیم خان صاحب (والد موجودہ حکمران مالیر کوٹلہ) باہر تشریف لائے۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری کی اطلاع ہو چکی تھی۔ نواب صاحب حضرت صاحب کو دیکھ کر آئے، تھوڑا سا آگے بڑھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر آگے بڑھے۔ اور بولے۔ السلام علیکم۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ وعلیکم السلام۔ نواب صاحب۔ آپ قادیان سے کب تشریف لائے۔ حضرت صاحب۔ میں کل آیا ہوں۔ نواب صاحب۔ براہین احمدیہ کا چوتھا حصہ چھپ گیا۔ یا باقی ہے۔ حضرت صاحب۔ ابھی باقی ہے۔ نواب صاحب آئیں۔ اندر بیٹھیں۔ اس پر نواب صاحب معہ اہلکاران ریاست و حضرت صاحب صرف ۲۰-۲۵ منٹ اندر بیٹھے رہے۔ قافلہ باہر ہی رہا۔ نواب صاحب بگھی پر سوار ہو کر سیر کو چلے گئے ادھر حضرت صاحب معہ ہمراہیان پیدل ہی شہر کی جامع مسجد کی طرف آئے۔ حضور نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمام لوگ باوضو ہو کر دوگانہ نفل پڑھ کر اس شخص (نواب صاحب) کے لئے دُعا کریں۔ یہ تمہارے شہر کا والی ہے۔ ہم بھی دُعا کرتے ہیں۔ آخر دُعا و نماز کے بعد حضرت اقدس فوراً ہم کو ساتھ لے کر شکرموں میں لدھیانہ واپس آگئے۔ ہر چند ریاست نے ٹھہرانا چاہا۔ لوگوں نے بھی اصرار کیا۔ لیکن حضرت اقدس نے ٹھہرنا پسند نہ کیا اس وقت حضرت نواب محمد علیخان صاحب سے کسی قسم کا تعلق نہ تھا۔ اس وقت آپ ابتداء میں پڑھا کرتے تھے۔

زبان اردو اور جماعت احمدیہ

(۲)

اردو کے خلاف ہندوؤں نے جو تگ و دو شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ آخر کس لئے؟ کیا اس کی وجہ محض ادبی ہے اور ہمارے ہندو دوست ایسے ہی ادب نواز واقع ہوئے ہیں۔ کہ اردو جیسی منجھی ہوئی زبان وہ زبان جس میں مسیح آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو مخاطب کیا۔ ان کے نازک کانوں پر گراں گزرتی ہے۔ یا وُہ اتنے ہی سعادت مند ہیں۔ کہ گاندھی جی کا حکم بجا لانے کے لئے یونہی پل پڑے ہیں۔ اگرچہ وہ حکم کوئی دور رس نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ یا یہ محض اس لئے کہ ہندی ہندوؤں کی زبان بن جائے۔ آخر اس مہم کے آغاز سے پہلے اردو ہندوؤں کی بھی زبان سمجھی جاتی تھی۔ اور اب بھی مسلمانوں نے اردو کا اجارہ نہیں لے رکھا۔ اور اگر ہم ذرا غائر نظر سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ اس شور و غوغا کے محرک اندھا دھند جذبات نہیں۔ اگرچہ ایسے جذبات نے اس تحریک کو مدد ضرور پہنچائی ہے۔

نفسیات کے جاننے والے اس امر سے ناواقف نہیں کہ زبان اور رسم الخط کا انسانی زندگی پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے قومی اور لسانی ترقی و تنزل کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صرف رسم الخط کو ہی لیجئے جب سے ترکی نے عربی رسم الخط کو چھوڑ کر لاطینی رسم الخط اختیار کیا ہے۔ ترک لوگ تمدنی لحاظ سے دیگر اسلامی ممالک سے اتنے ہی دور ہو گئے ہیں۔ جتنے یورپین تہذیب کے نزدیک۔ ایرانیوں نے جب سے عربی رسم الخط اختیار کیا ہے۔ پہلوی زبان نے عربی سے ایسا رشتہ جوڑا۔ کہ اب دونوں سگی بہنیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور اب عربی کے بعد دوسری اسلامی زبان فارسی ہے۔ باقی رہا زبان کا معاملہ تو زبان قوموں کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جس سے تمام قوم ایک نظام میں منسلک ہوتی ہے۔ اور سب سے کڑی چوٹ بھی ریڑھ کی ہڈی پر ہی پڑتی ہے۔ اس سے تمام قوم کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی دماغ کا ایک حصہ ہے۔ جس کے جانے سے قوم مجموعی حیثیت سے سوچ بھی نہیں سکتی۔ اور جسم کا توازن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ کا قہر چند لوگوں پر نازل ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ ان کی زبانیں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہ مختلف بولیاں بولنے لگتے ہیں۔ آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور ان کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اب ہندی کا واویلا مچانے والوں نے اسی ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ یہ نام نہاد قوم پرست دوسروں کو فرقہ پرست کہنے والے خود ایک ایسے فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں جس سے ہندوستان دو نہیں بلکہ بیسیوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائیگا۔

اسلامی تہذیب کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس گئے گزرے زمانے میں بھی جبکہ عامۃ المسلمین کو مذہب سے کوئی خاص لگاؤ نہیں۔ اسلامی تہذیب پھر بھی جب کبھی دیگر تہذیبوں کے مقابلے میں آئی۔ خود کم متاثر ہوئی۔ لیکن دوسری تہذیب پر ایسا گہرا رنگ چھوڑا۔ کہ اس کے اسلامی ہونے کا دھوکا ہونے لگا یہی حال زبان اردو کا ہے۔ باوجودیکہ اردو درحقیقت ہندی ہی ہے۔ پھر بھی اس کا طرز بیان تشبیہات۔ استعارات وغیرہ اسلامی روایات سے ماخوذ ہیں۔ اور زبان کا ماحول اسلامی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے بولنے والا مسلمان ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جن کی مادری زبان عربی ہے۔ لیکن اسلام کے نہائت جانی دشمن ہیں نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ایک ہندو کا بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا ایک ایسی زبان بولتے گزرتا ہے۔ جس پر اسلامی رنگ غالب ہے۔ تو ایسی زبان بولنے والا اسلامی اثر سے اتنا ہی نزدیک تر ہے۔ اور دماغی لحاظ سے ہندو روایات سے اتنا ہی دُور ہے۔ جتنا کہ ایک ایسا مسلمان (جو ہندی بولتا ہو۔ اور جس کا ماحول بالکل غیر اسلامی ہو) اسلامی اثر سے دور اور ہندو اثر کے نزدیک ہے۔ بعینہٖ منگولین تہذیب کا پروردہ فطری طور پر سامی (Semitic) تہذیب سے بدیر اثر پذیر ہوگا۔ بہ نسبت ایک ایسے شخص کے جو سامی تہذیب میں بڑھا پھولا ہو اور جس طرح ایک اسلامی ماحول کا پروردہ اسلام سے کم سے کم دماغی لحاظ سے بہت قریب ہے۔ جس طرح ایک غیر احمدی دوسروں کی نسبت احمدیت سے قریب تر ہے۔ اسی طرح ایک ایسی زبان جس پر اسلامی اثر نمایاں ہے۔ جس کا رسم الخط قرآن کا رسم الخط ہے۔ جس میں اسلامی لٹریچر کا معتد بہ ذخیرہ موجود ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جمع ہیں۔ جس میں نبی آخر الزمان علیہ السلام نے تمام دنیا کو مخاطب کیا۔ جس میں مہدیٔ دوراں اور مثیل مسیح ناصری علیہ السلام کے فیصلے محفوظ ہیں۔ جس زبان میں موجودہ دَور کے بلیغ ترین انسان نے اپنے شہوار قلم کے جوہر دکھلائے جو زبان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زبان ہے جس زبان میں ہمارے محبوب خلیفہ ایدہ اللہ تعالےٰ گفتگو فرماتے ہیں۔ جس زبان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس میں ہر جمعہ امام وقت تمام دنیائے اسلام کو بالعموم اور دُنیائے احمدیت کو بالخصوص مخاطب فرماتے ہیں۔ ایک ایسی زبان کا جاننے والا اوروں کی نسبت زیادہ آسانی سے تحقیق حق کر سکتا ہے۔ اور دوسروں کی نسبت اسے ہدائت پانے کے بیشتر مواقع بہم پہونچ سکتے ہیں۔

بس یہی ایک راز ہے۔ جس کی وجہ سے تمام ہندو قوم یک جہتی سے زبان اردو کی بیخ کنی کے درپے ہے۔ ان کی کوشش ہے۔ کہ زبان اردو کی آل انڈیا یعنی کل ہند حیثیت نہ رہے۔ ہندی اگر تمام ہندوستان کی زبان نہ بن سکے۔ تو بلا سے۔ کم سے کم مسلمانوں کے پاس ایسی زبان نہ رہے جس میں وہ ہر ہندوستانی کو بلا تکلف مخاطب کر سکیں اور اسلام کا پیغام پہنچا سکیں۔

ہمیں یقین ہے کہ جس زبان کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کے لئے چنا۔ اس کا محافظ بھی خود اللہ تعالےٰ ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ جس طرح قرآن پاک کی زبان تا ابد زندہ رہے گی۔ اسی طرح "قرآن پاک کے الفاظ میں لکھی ہوئی" زبان اردو کو بھی آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے بقا کا تمغہ حاصل ہو گیا ہے۔ لیکن جس طرح ہر احمدی کا فرض ہے کہ زبان عربی کی ترویج میں کوشاں رہے۔ اسی طرح یہ بھی لازم ہے۔ کہ زبان اردو کی توسیع و اشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ جوں جوں زیادہ زبان اردو کا دائرہ وسیع ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی اشاعت کے مواقع پہلے سے زیادہ بہم پہونچیں گے۔ جس طرح ایک عربی دان قرآن پاک کا مطالعہ زیادہ آسانی اور احسن طور سے کر سکتا ہے اسی طرح ایک اردو دان احمدیت کے پیغام کو اس کے اصلی رنگ میں سمجھنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔

لہٰذا ضرورت ہے کہ ہم اردو پڑھنے اور پڑھانے کی پُوری کوشش کریں۔ یہ کام پہلے بھی کسی حد تک ہو رہا ہے لیکن جتنا بھی زیادہ ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ آج لاکھوں ہندو روزانہ ہندی سیکھ رہے ہیں۔ اگر ہر احمدی اپنی اپنی جگہ سال میں دو آدمیوں کو اردو سکھانے کا عہد کرے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ کوئی احمدی ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جسے اردو نہ آتی ہو۔ جہاں تک ہو سکے بچوں کو اردو بولنا سکھائیں۔ مستورات کو اردو سیکھنی چاہیئے۔ کسی قوم کی تہذیب و تمدن کی محافظ اس قوم کی مستورات ہی ہُوا کرتی ہیں گھر میں حتی الوسع بات چیت اردو میں کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے چیدہ چیدہ حصے بچوں کو حفظ کرائے جائیں۔ خط و کتابت انگریزی کی بجائے حسب مقدور اردو میں کی جائے۔ اور ایسے سینکڑوں مہذب اور شریفانہ طریقے سوچے جا سکتے ہیں۔ جن سے اردو کی خاموش اور ٹھوس خدمت ہو سکتی ہے اگر سلسلہ کے نوجوان اس کام کا بیڑہ اٹھائیں۔ تو جلد ہی دنیا کی آنکھیں ایک اور معجزہ دیکھیں گی انشاء اللہ

خاکسار محمد علی ایم۔ اے سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لاہور

خلافت اولیٰ اور غیر مبایعین

ایک قابل غور موازنہ

غیر مبایعین کا ایک عذر خام

جب کبھی ہماری طرف سے غیر مبایعین کی خدمت میں یہ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ متواتر چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو اپنا واجب الاطاعت امام۔ اور خلیفۃ المسیح تسلیم کرنے کے بعد آخر کیوں خلافت ثانیہ کے سرے سے ہی منکر ہو گئے ہیں؟ تو اکثر یہ جواب ملا کرتا ہے:۔ "مولانا نورالدین کے مطاع ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے انجمن مجبور نہیں کہ وہ ہر دفعہ ضرور کسی نہ کسی شخص کو اپنا مطاع ہی بنا دے۔ اگر مولینا نورالدین جیسا عالم باعمل بےنفس انسان مل گیا۔ تو اسے مطاع بنا لیں گے۔ نہیں ملا تو نہ سہی۔" (مراۃ الاختلاف صفحہ ۹) اسی مطلب کو ۱۹۱۳ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان الفاظ میں ادا کیا "جب تک حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ ہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد ...... اگر اس قوم کی خوش قسمتی سے ایسا ہی کوئی بےنفس انسان ...... خلیفہ ہونے کے لئے مل جائے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ قوم کیوں اپنے ارادوں کو اس کے ماتحت کر کے نہ چلائے گی۔"

(حقیقت اختلاف صفحہ ۳۶)

زیر نظر مضمون میں غیر مبایعین کے اسی عذر پر روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

مذکورہ بالا دونوں حوالوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اگر حضور جیسا ہی عالم باعمل اور بےنفس انسان مل جاتا۔ تو ہم ضرور اسے خلیفہ تسلیم کر لیتے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ملا بلکہ "مولوی نورالدین صاحب نے ان معنوں میں کبھی بھی اپنے آپ کو خلیفہ نہیں منوایا۔ جن میں اب میاں محمود احمد صاحب منوا رہے ہیں۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء)

اس لئے اب ہم خلافت ثانیہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ گویا غیر مبایعین کے عذر کا نقطۂ مرکزی یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت امیرالمومنین خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالے میں بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جن کی بناء پر وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے "جیسے" نہیں رہے۔ اس لئے ہم ان کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے۔

ایک قابل غور سوال

اس جگہ قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی نظروں میں آخر وہ کون کونسی نئی اور قابل اعتراض باتیں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ میں پائی جاتی ہیں۔ جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ میں موجود نہ تھیں۔ اور جن کی بناء پر انہیں خلافت ثانیہ کو ماننے میں تامل ہے؟ ہم نے تو جہاں تک غور کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ دونوں کے عقائد اور مسلک میں ذرہ بھر بھی اصولی اختلاف اور تضاد نظر نہیں آتا۔ اور کوئی ایک بات بھی ہمیں ایسی نہیں ملی۔ جس کی بناء پر ہم یہ کہہ سکیں۔ کہ خلافت ثانیہ، خلافت اولیٰ "جیسی" نہیں رہی! غیر مبایعین کو اپنے اس عذر کی تائید میں اگر اب کوئی خفیہ اور دنیا کی نظروں سے مخفی دلائل مل گئے ہوں۔ تو یہ الگ بات ہے۔ ورنہ جہاں تک ظاہری حالات۔ چھپے ہوئے اور تسلیم شدہ عقائد اور مسلک کا تعلق ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ غیر مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کوئی ایک بھی ایسی نئی بات پیش نہیں کر سکتے۔ جو کسی نہ کسی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول میں پائی نہ جاتی ہو۔ اختلاف کے پہلے دن سے لے کر آج تک (اٹھائیس) سال کی طویل مدت میں غیر مبایعین کو خلافت ثانیہ میں جو جو بھی ایسے قابل اعتراض امور اور "عیوب" نظر آئے ہیں۔ جنہیں ان لوگوں نے علیحدگی اور اختلاف کا باعث قرار دیا ہو وہ یقیناً سب کے سب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ میں بھی موجود تھے۔ لیکن کتنے تعجب اور تاسف کا مقام ہے۔ کہ اگر حضرت خلیفہ اوّل میں یہی عیوب پائے جائیں۔ تو حضور کی خلافت بالکل درست اور سراسر جائز رہتی ہے۔ لیکن اگر بعینہ وہی "عیوب" ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفہ ثانی سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود میں نظر آجائیں۔ تو حضور کی خلافت غیر مبایعین کی نظروں میں "بدعت۔ پیر پرستی" بلکہ "کفر اور شرک کا زبردست قلعہ بن جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذیل کے موازنہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکیگا کہ ہماری جو جو باتیں غیر مبایعین کو قابل اعتراض نظر آتی ہیں۔ آیا وہ سب کی سب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ میں پائی جاتی تھیں یا نہیں

ایک فیصلہ کن موازنہ

غیر مبایعین کا ہم پر اعتراض

(۱) "حضرت مسیح موعودؑ کو لاہور والے ایک عظیم الشان مجدد مانتے ہیں۔ قادیان والے نبی مانتے ہیں" "قادیان والے ہر ایک کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ سوائے انکے جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں داخل ہوں۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۳۸ء) "کلمہ تو عملاً نیا بن گیا جب یہ اعلان ہو گیا کہ ...... اب خدا تعالےٰ کی توحید کے ساتھ مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار ضروری ہے۔" رد تکفیر صفحہ ۹۳

(۲) "ہمیں اگر شخصی خلافت سے اختلاف ہے تو وہ اسی بناء پر ہے۔ کہ اسکو یہ حیثیت دی جاتی ہے کہ وہ انجمن پر حاکم کی حیثیت سے ہوگی۔"

(مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۶۱)

(۳) "بار بار یہ کہتے رہنا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ خلیفہ خدا بناتا ہوگا۔ تو محمد رسول اللہ صلعم کے خلیفے بناتا ہوگا جن سے خلفاء کا وعدہ کیا تھا ...... جب حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں۔ تو خلیفے خدا بناتا ہے کی رٹ لگانا بالکل بےمعنی ہے۔"

(مراۃ اختلاف صفحہ ۴۳)

(۴) "انجمن نے حضرت مولینا نورالدین علیہ رحمۃ کو اتفاق رائے سے اپنا مطاع یا خلیفہ مان لیا ہے تو یہ انجمن کا اپنا ریزولیشن ہے۔ جو اس نے اپنی مرضی سے پاس کیا ہے۔ وہ الوصیت کی رو سے اس کے کرنے کے مجبور نہ تھی۔" (مراۃ اختلاف صفحہ ۴۰) "انجمن نے بالاتفاق آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپکو اپنا مطاع بنا لیا۔ تو یہ اسکا اپنا ذاتی فعل ہے۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء)

(۵) "لاہور والے جمہوریت کے قائل ہیں۔ اور شخصی حکومت اور استبدادیت کے منکر ہیں۔ قادیان والے میاں محمود احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود کا جانشین۔ خلیفہ۔ مطاع الکل۔ معصوم عن الخطاء مانتے ہیں ...... کیونکہ وہ بزعم خویش خدا کا خلیفہ ہے جو نہ کبھی غلطی کر سکتا ہے نہ کوئی اسے معزول کر سکتا ہے۔ اس پر سچے اعتراض کرنے والا بھی خدا کا مستوجب سزا ہے۔"

(۲۶ مئی پیغام ۱۹۱۴ء)

امیرالمومنین حضرت خلیفہ اول کا ارشاد

(۱) "حضرت مسیح موعودؑ نبی ہے۔ اسکا منکر کافر ہے۔" "پہلے نبی آتے رہے۔ اور انکے وقت میں دو ہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا انکے متعلق شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال پیدا ہوا۔ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ جواب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب نہ ماننے والوں کو کیا کہیں؟" (بدر ۱۱-۷-۱۹۱۳) "موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے۔ اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔" (بدر ۱۸-۷-۱۹۰۷)

(۲) "میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ میں ہیں ...... ہم ان پر حکمران ہیں۔ جو چاہیں منوا لیتے ہیں۔"

(بدر ۲۹ جون ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

(۳) "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے ...... میں جب مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا جسکو خدا چاہیگا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا۔" (بدر ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء) "جس طرح آدمؑ داؤدؑ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ہی مجھے خلیفہ بنایا ہے۔" (ایضاً)

(۴) اگر کوئی کہے۔ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ ...... مجھکو نہ کسی انجمن نے بنایا۔ اور نہ میں اسکے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء) "اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو جھوٹا ہے" (بدر ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۵) "اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔" "مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔" "اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے۔ اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو میں اسے کہہ دوں گا۔ کہ آدم کی خلافت کے سامنے سجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔" بدر ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء

غیر مبایعین کے عذر کی کھلی تردید

اس موازنہ کو کافی لمبا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن فی الحال اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اب غیر مبایعین میں سے

لیگوس میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے اپیل

برادران و اخوات جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مَیں نے گذشتہ برس مسجد نائیجیریا کی تعمیر کیواسطے اخبار الفضل کے ذریعہ آپ کی خدمت میں ایک اپیل چندہ کے لئے کی تھی ۔ جو اس مؤقر جریدہ کی ۱۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں شائع ہو چکی ہے ۔ یہ اخبار مجھے صرف اس ہفتہ ملا ہے ۔ اور مَیں نے اس اپیل کو شائع شدہ دیکھا ۔ میں نہیں جانتا ۔ کہ اس کا عملی نتیجہ کیا ہؤا کیونکہ اس کے شائع ہونے کے بعد مجھے جناب ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی ۔ کہ چندہ کا کیا حال ہے ۔ ہمیں ۲½ ہزار روپے کے قریب پہنچ چکا ہے ۔ اس کا ذکر میں اپنی اپیل میں کر چکا ہوں ۔ اور اتنا ہی روپیہ ہمیں اور درکار ہے ۔ جب میری اپیل شائع ہوئی تھی تو جلسہ سالانہ کے ایام قریب تھے ۔ اور دوست اس کے واسطے اخراجات مہیا کرنے کی فکر میں ہونگے ۔ مگر اب احباب اس سے فارغ ہو چکے ہونگے ۔ زمیندار اصحاب کی فصلیں پک چکی ہیں ۔ اور اس یاددہانی کے شائع ہونے تک وہ دانے گھر لے جانے کی فکر میں ہوں گے ۔

بھائیو اور بہنو! اڑھائی ہزار روپے کی رقم آپ کے لئے کیا ہے ۔ دو ۔ چار پانچ بھائی ہی ہمت کر کے اسے ادا کر سکتے ہیں ۔ مگر جو حوصلے ہمارے اس رقم کے موصول ہونے سے بڑھینگے ۔ اور اس کا جو اثر اس ملک میں ہوگا ۔ کیا اپنوں پر اور کیا غیروں پر ۔ اُسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا ۔ پس میرے بھائیو اور بہنو! ہمت کرو ۔ اور اپنے اس غریب الوطن بھائی کی سمندر پار کی آواز پر لبیک کہو ۔ اور جنت میں اپنے گھر بنوا لو ۔ مَن بنی للّٰہ مسجداً بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ کے ارشادِ نبوی کو فراموش نہ کرو ۔

ہم نے ایک زمین کا بندوبست کیا ہے جس کی قیمت ۴½ صد پونڈ ہے اور اس پر کچھ عمارتیں ہیں ۔ جن کی قیمت پونے دو صد پونڈ کے قریب ہے ۔ یہ کل رقم قریباً سوا چھ صد پونڈ یعنی سوا آٹھ ہزار روپے کے قریب ہمیں فوراً ادا کرنی ہے ۔ اگر آپ ۲½ ہزار روپیہ جو شائع شدہ اپیل کے مطابق ابھی آپ سے ہمیں ملنا ہے ۔ جلدی ادا کر دیں ۔ تو ہماری یہ مشکل آسان ہو جائے ۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے ۔ کہ یہ زمین ہمیں مل سکی ہے ۔ کیونکہ اس پر تعمیر شدہ عمارت ہم بطور مسجد فوراً استعمال کر سکتے ہیں ۔ ورنہ آج کل جبکہ سامان عمارت نہایت گراں ہے ۔ ہمیں عمارت بنانے میں بڑی دقت پیش آتی ۔ خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو ۔ اور آپ کے ایمان اور اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے ۔ والسلام

آپکا غریب الوطن بھائی خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ از لیگوس نائیجیریا

اسوقت تک پانچہزار میں سے ۲۸۷۹ روپے وصول ہوئے ہیں ۔ نظارت بیت المال

صرف مبلغ دو روپے پیشگی ارسال فرما کر ریویو انگریزی ایک سال کے لئے اپنے نام جاری کرائیں

مینیجر
ریویو انگریزی قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

راجوری (جموں) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ۱۱ تا ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء جلسہ انول رتشال ۔ راجوری شہر وغیرہ کا دورہ کر کے نو تقریریں کیں ۔ اور تین سو ایک افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام احمدیت پہنچایا مختلف مقامات میں چودہ تبلیغی و تربیتی تقریریں کیں ۔ نیز چار غیر احمدی معززین سے اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات ہؤا ۔ مورخہ ۲۰/ ۲۱ مئی کو راجوری شہر میں بہت کامیاب جلسہ ہؤا جس میں ہر مذہب و ملت کے افراد شریک ہوتے رہے ۔ اور اچھا اثر لے کر گئے ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب بھی مولوی صاحب کے ہمراہ تبلیغ میں مصروف ہیں ۔

بھیرہ ۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے یہاں پر ۳۰/۵/۴۲ کو گنج منڈی اور گھاس منڈی میں تقریریں کیں ۔ دو تقریریں سکھ مسلم اتحاد پر اور ایک تقریر "ہم حضرت گورو نانک صاحب سے کیوں محبت کرتے ہیں" کے مضمون پر ہوئیں ۔ ان تقاریر کا اثر تمام مذاہب کے لوگوں پر بہت ہی اچھا ہؤا ۔ بعض ہندو معززین نے خود اپنے زیر اہتمام اس قسم کے جلسے کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ۔

نواں شہر (جالندھر) جناب غلام جیلانی خاں صاحب پوسٹل کلرک سیکرٹری نشر و اشاعت کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ یہاں پر انفرادی طور پر احباب تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں ۔ مختلف زیر تبلیغ اصحاب کو اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۔ کشتی نوح اور مختلف تبلیغی ٹریکٹ برائے مطالعہ دیئے گئے ۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ کچھ عرصہ ہوگیا یہاں تشریف لائے تھے ۔ انکو ہمراہ لیکر انفرادی طور پر کئی معزز غیر مسلم اصحاب سے ملاقاتیں کی گئیں اور پیغام احمدیت پہنچایا گیا ۔ تمام لوگ بہت توجہ کے ساتھ ہماری باتیں سنتے رہے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اطفال احمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے نصاب

حدیث النبیؐ اور شرائط بیعت

اطفال احمدیہ کے آئندہ امتحان جو انشاء اللہ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں منعقد ہوگا ۔ کیلئے حدیث النبیؐ مؤلفہ ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل بطور نصاب مقرر کی گئی ہے ۔ اسکے علاوہ "شرائط بیعت" کے متعلق بھی ایک سوال پوچھا جائیگا ۔ یہ کتاب ۲/ پر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان سے مل سکتی ہے بمحصولڈاک تین پیسہ علاوہ ۔ کتاب کیلئے براہ راست مینیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کو لکھا جائے ۔ امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام بمعہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھیجدیئے جائیں ۔ خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز انگریزی" صرف دو روپے ہیں

مستحق اصحاب فوری توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ریویو انگریزی کے تیس ۳۰ پرچوں کی قیمت میں سے دو روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے بشرطیکہ اس قدر مستحق اصحاب بقیہ دو روپے خود ادا کریں پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی ۔ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں ۔ کہ وہ اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ اور

بجٹ سو فیصدی پورا کرنے والی جماعتیں

مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنا بجٹ (چندہ عام۔ حصہ آمد وغیرہ) بابت سال ۱۹۴۱-۴۲ء کا سو فیصدی پورا کیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ باقی جماعتیں اپنا اپنا بقایا سال رواں میں پورا ادا کر کے عنداللہ ماجور ہونگی۔

حلقہ مسجد مبارک۔ حلقہ مسجد فضل۔ حلقہ محلہ دارالانوار۔ حلقہ محلہ دارالبرکات۔ حلقہ محلہ دارالفضل۔ حلقہ محلہ دارالعلوم۔ حلقہ محلہ دارالرحمت۔ قلعہ لال سنگھ۔ کلانور۔ فیض اللہ چک۔ دیال گڑھ۔ کلو سوہل گلمنج دھرم کوٹ رندھاوا۔ بھینی میلواں۔ ادحلہ۔ بہلولپور (گورداسپور) ٹھیکری والہ۔ یارو دال۔ چھیچھر بالہ بھٹیاں۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ کورو وال بھرتانوالہ۔ ڈسکہ۔ گھنوکے ججہ۔ پسرور نوشہرہ۔ کھیوہ کلاسوالہ۔ چانگریاں مانگا۔ ٹھروہ۔ چہور (سیالکوٹ)۔ بہلولپور (سیالکوٹ) نارووال۔ چندر کے منگولے۔ امرتسر۔ بھوماں وڈالہ۔ انبالہ۔ گنج۔ توپ خانہ بازار (لاہور) بھینی شرقپور۔ چک جہور ۱۱۷۔ دولت پور۔ کرتو۔ گجو چک۔ اکال گڑھ۔ حافظ آباد۔ مدرسہ چٹھہ لدھے والا وڑائچ۔ کنھو والی ۳۱۲۔ دھنی دیو ۳۳۲۔ گوکھووال ۲۷۶۔ احمد آباد ۵۵۹ چک شیر کا ۲۷۸۔ تلونڈی ۱۰۸۔ چک ۱۹۵ رکھ جڑانوالہ۔ چک ۹۶ ٹھٹھہ کالور ٹکڑا ۵۸/۳۔ چنیوٹ شورکوٹ۔ چک ۷۶ شمالی۔ خوشاب روڈہ۔ کھوکھر غربی۔ کرٹیالوالہ۔ بھوا۔ ننگے۔ سعد اللہ پور رجوعہ بہلاں۔ ڈنگہ۔ بوڑانوالہ اسمٰعیلیہ۔ گھٹیر۔ سرائے عالمگیر۔ بھمبلہ۔ کھاریاں۔ جوڑہ کرنانہ سوک کلاں۔ پٹیالہ ساہیاں۔ کالرا دیوان سنگھ۔ کمیانہ۔ کوٹ فتح خاں۔ ماڑی انڈس ڈیرہ غازی خان۔ داتہ۔ پشاور۔ ترنگ زئی۔ اسمٰعیلہ۔ کوہاٹ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ وہاڑی منڈی۔ چک ۱۸۳۔ فیروز پور شہر۔ فیروز پور چھاؤنی۔ موگہ۔ ننگہ۔ کریام۔ کلنار پور بھاگو ارائیں۔ ماہل پور۔ سڑوعہ۔ لدھیانہ۔ سنور۔ دھوری۔ بڈبر۔ بٹھنڈہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ دہلی پانی پت۔ ساگن کوٹلی۔ ٹامن کوٹ۔ سکھر۔ گوٹھ مہر محمد بوٹا چک ۲۷۔ محمود آباد فارم۔ بچھورو کوٹ احمدیاں۔ کوئٹہ۔ سیبی۔ آگرہ۔ جے پور۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ جمشید پور۔ بھدرک۔ جبل پور۔ بمبئی۔ پونا۔ حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد۔ ساتان کولم۔ کولمبو۔

ناظر بیت المال

سال رواں میں سے پانچ ماہ گذر گئے

لیکن کئی دوست بلکہ جماعتیں ایسی ہونگی۔ جنکے ہاں احمدیہ کیلنڈر آویزاں نہ ہوگا۔ جبکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہجری شمسی تقویم تجویز کرنے سے یہ منشاء مبارک تھا۔ کہ ہماری جماعت میں عیسوی سنہ کی بجائے محمدی سنہ رائج ہو۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں میں بھی اس کو رائج کیا جائے جن دوستوں کو ہجری شمسی تقویم کے مہینے اور ان کی وجہ تسمیہ یاد نہ ہو۔ وہ اس خاص رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ احمدیہ کیلنڈر جو ہر لحاظ سے مکمل اور نہایت دیدہ زیب ہے۔ فوراً منگوالیں۔ اس کیلنڈر میں ہجری شمسی مہینے اور عیسوی مہینے اور ہجری قمری بھی شامل ہیں۔ قیمت ۳/ فی کاپی ۳ر، چار یا چار سے زائد منگوانے والوں سے خرچ ڈاک نہیں لیا جائے گا۔

مہتمم نشر و اشاعت

نہایت ضروری استدعا

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ اب وی۔ پی ودکرنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہوسکے گی۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ جن اصحاب نے وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرمادیں احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ فرمائیں گے۔ نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہو

خاکسار مینیجر

حب اٹھرا — اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ (عہ) سوا روپیہ

مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے (لعہ)

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مسافر گاڑیوں کی سروسوں میں کمی کے باعث ضروری ہے۔ کہ مسافروں کو تکلیف اور دقت پیش آئے۔ لیکن مسافر اپنے ساتھ بڑے بڑے گٹھڑ جو سیٹوں کے نیچے نہیں آ سکتے لاکر نہ صرف خود تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہم سفر لوگوں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ یہ بات کوچنگ ٹیرف (ع ۱۲) کے قاعدہ ۱۱۹ کے خلاف ہے۔ عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ اس قاعدہ کو پوری شدت سے نافذ کیا جائیگا۔ لہٰذا مسافروں کے اپنے مفاد نیز دوسرے ہم سفر مسافروں کے مفاد کی خاطر ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اپنے ساتھ ڈبوں میں ایسے گٹھڑ مت لائیں۔ جو ان سیٹوں کے نیچے نہ سما سکیں جن پر وہ بیٹھے ہوں

اگر آپ کے لئے سفر ناگزیر ہے۔ تو سفر بغیر بوجھ کے کریں۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفا کن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کر کے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ (عہ)

موجودہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ فوراً وی۔ پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۹ جون ۱۹۴۲ء

جلد ۳۰ نمبر ۱۳۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۶ جون۔ برطانی جہازوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ہندوستان پہنچ گیا ہے۔ اتنا بڑا قافلہ اس سے قبل برطانیہ سے کسی اور ملک کو نہیں بھیجا گیا۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ یہ کسی ایک بندرگاہ میں نہ سما سکا۔ اور مختلف بندرگاہوں میں تقسیم کرنا پڑا۔ اس میں طیاروں کے کئی سکوڈرن ٹینک۔ ٹینک شکن مشین گنیں۔ طیارہ شکن توپیں۔ بارود گولہ۔ ہزاروں ٹن گولیاں۔ گولے۔ ڈاکٹر۔ نرسیں۔ مستری۔ انجینئر۔ سائنسدان۔ جہازوں و طیاروں کے پرزے۔ اور انجن تک ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی پیادہ فوج۔ طوفانی فوج۔ حبشی دستے۔ موٹر دستے۔ ٹینک بردار فوج۔ نیز فوج کے کئی ڈویژن ہیں۔ جن میں ایسے سپاہی ہیں جو یورپ کے کم و بیش تمام معرکوں میں حصہ لے چکے ہیں۔ تمام سامان جنگ جہازوں سے اتار کر چھاؤنیوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس قافلہ میں برطانی تجارتی جہازوں کے علاوہ اتحادی ممالک کے بھی بہت سے تجارتی جہاز تھے۔ ان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ کئی کروزر اور ایک مشہور برطانی جنگی جہاز بھی تھا۔

قاہرہ ۶ جون۔ لیبیا میں برطانی افواج کا جوابی [illegible] صبح کو چار بجے شروع ہو گیا۔ اور اب [illegible] اور یہ حملہ قریباً کامیاب [illegible] بھی ہے۔ ۔۔۔ کی فوج موثر مزاحمت نہیں [illegible] وقت تک محوریوں کی نصف مشینی طاقت جنگ میں ختم ہو چکی ہے۔

دہلی ۶ جون۔ ہندوستان کی سرحد سے کوئی بیس میل کے فاصلہ پر جاپانی سپاہیوں کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے۔ مگر ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال جاپانی ہندوستان پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ اتحادی طیارے برما میں دشمن کے علاقوں پر حملے کر رہے ہیں۔ رنگون پر اتحادی طیاروں کی بمباری اب ایسی خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ دریا میں کوئی جاپانی جہاز نظر نہیں آتا۔

برلن ۶ جون۔ جرمن نیوز ایجنسی نے ٹوکیو ریڈیو کے حوالہ سے اعلان کیا ہے کہ برما میں جاپانیوں نے فوجی حکومت قائم کر دی ہے۔

سٹاک ہالم ۶ جون۔ سویڈن کے ایک مشہور اخبار نے کولون پر برطانی طیاروں کی بمباری کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے جو نقصان ہوا۔ وہ انتہا درجہ ہلاکت خیز ہے۔ دریائے رائن کے دونوں اطراف شہر کا دل بھی تباہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مفتی اعظم یروشلم اور سابق وزیر اعظم عراق رشید علی اسوقت جرمنی میں ہیں اور انہوں نے وہاں کئی لیبر کیمپوں کا معائنہ کیا۔

لاہور ۶ جون۔ آج اخبار "پرکاش" کے ایڈیٹر کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ جس مضمون کی بناء پر ضمانت ضبط ہوئی ہے اسی کی بناء پر مقدمہ چلے گا۔

لاہور ۶ جون۔ نواب محمد نواز خاں رئیس ڈب کلاں ضلع جھنگ پر ایک طوائف کے قتل کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ آج سشن جج نے نواب صاحب کو مجرم قرار دیکر عمر قید کی سزا کا حکم سنایا۔ ارکان جیوری نے نواب کو بے گناہ قرار دیا تھا۔

لاہور ۶ جون۔ بجری ٹیکس کے خلاف شورش کے دنوں میں اخبار "تیج" دہلی نے لاہور میں لاٹھی چارج کی وجہ سے ایک موت کے واقعہ ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اس پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا۔ آج عدالت نے اکادن روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید کی سزا دی۔ جرمانہ اسی وقت داخل کر دیا گیا۔

بنوں ۶ جون۔ آزاد قبائل کی ایک بڑی جمعیت نے ایک گاؤں ہانڈو خیل پر چھاپا مارا۔ اور ایک متمول لالہ جی کو اٹھا کر لے گئے۔ پولیس ان کی گرفتاری کے لئے موثر کارروائی کر رہی ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ وزارت فضائی کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ مئی کے مہینہ میں اتحادی طیاروں نے ایک سو جرمن ٹھکانوں پر بمباری کی۔ اور بن غازی میں پانچ محوری جہازوں کو تباہ کر دیا۔ جرمنی کے ۳۲ جہاز یا غرق کر دیئے گئے یا ان کو نقصان پہنچایا گیا بحر الکاہل کی لڑائیوں میں ۲۱ جاپانی جہاز غرق کئے گئے۔ اس مہینہ میں برطانیہ کے ۳۰۱ اور محوریوں کے ۲۸۲ طیارے برباد ہوئے۔

اوٹاوہ ۶ جون۔ کینیڈین گورنمنٹ نے ملک میں ہوابازوں کی تیاری کی ایک جامع سکیم پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اس پر بیس کروڑ پونڈ خرچ آئیں گے۔ نصف حصہ حکومت برطانیہ ادا کریگی۔ یہ سکیم ۱۹۴۵ء تک مکمل ہو جائے گی۔

لنڈن ۶ جون۔ آج دارالعوام میں نائب وزیر اعظم نے کینیڈین گورنمنٹ کا شکریہ بدیں وجہ ادا کیا۔ کہ اس نے ایئر ٹریننگ سکیم کو کامیابی سے ادا کیا ہے۔

بمبئی ۶ جون۔ ایک اخبار کی اطلاع ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس اور لارڈ لنلتھگو میں شدید اختلاف رونما ہو چکا ہے۔ اپنے مشن کی ناکامی کو سر کرپس لارڈ موصوف کے سر تھوپ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ کرنل جانسن بھی سر کرپس سے متفق ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے برطانی گورنمنٹ سے کہا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر کو ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا جائے۔

لنڈن ۶ جون۔ یہاں کے فوجی حلقوں نے جاپانیوں کے اس دعویٰ کی تردید کی ہے کہ انہوں نے چین میں صوبہ چکیانگ کے اہم ہوائی اڈے چوشین پر قبضہ کر لیا ہے۔ چنگنگ ریڈیو سے بھی اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔

انقرہ ۶ جون۔ برطانی گورنمنٹ نے گذشتہ چند ہفتوں میں ترکی کو ۲۵ ہزار ٹن وزنی مختلف چیزیں مہیا کی ہیں۔ ان میں ۱۹ ہزار ٹن گندم ۵ ہزار ٹن جو ۲۰ انجن اور پانسو ڈبے ہیں۔ جرمنی کا ڈاکٹر گوئبلز یہ پروپیگنڈا کر رہا تھا۔ کہ ترکی نے جرمنی سے یہ چیزیں طلب کی ہیں۔ کیونکہ برطانیہ آرڈر سپلائی نہیں کر سکا۔

نیویارک ۶ جون۔ امریکہ کے بارود کے سب سے بڑے کارخانہ میں جہاں گولے بھرے جاتے ہیں۔ بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔ پچاس میل تک لوگ دھماکہ سے بیدار ہو گئے۔ سولہ اشخاص ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔

سان فرانسسکو ۶ جون۔ فوجی احکام کے ماتحت کینیڈا سے میکسیکو تک بحر الکاہل کے ساتھ ساتھ واقع تمام ریڈیو سٹیشن بطور احتیاط بند کر دیئے گئے۔

واشنگٹن ۶ جون۔ جزیرہ مڈوے پر جاپانیوں کے حملہ میں انکا اتنا شدید نقصان ہوا ہے کہ انہوں نے مجبور ہو کر اسی میں خیر سمجھی کہ اس جزیرہ کے نواح سے اپنے جہاز ہٹا لیں۔ اس حملہ میں جاپانی کروزروں اور طیارہ بردار جہازوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

دہلی ۶ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ اور نیو فونڈلینڈ سے آنے والی اشیاء پر کنٹرول قائم کیا گیا ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ اٹلی کے تین لاکھ مزدور پہلے ہی جرمنی میں کام کر رہے ہیں۔ اب ۶۰ ہزار اور بھیجے جا رہے ہیں۔

کراچی ۶ جون۔ سندھ میں مارشل لاء کے نفاذ سے اگرچہ بعض مقامات سے حروں کے بڑے گروہ خارج ہو گئے ہیں لیکن ابھی انکی سرگرمیاں بالکل بند نہیں ہوئیں۔ ان کی طرف سے سات حملوں کی اطلاع ملی ہے۔

لاہور ۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ نانک چند ناز اور نیپالی دیر بھارت سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ اور ایک نئے جاری ہونے والے اخبار "پربھات" میں کام کرینگے۔ جو ۱۵ جون سے نکل رہا ہے۔

واشنگٹن ۶ جون۔ امریکن گورنمنٹ نے سرکاری طور پر جاپان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے چین کے خلاف گیس کا استعمال کیا۔ تو امریکہ کی طرف سے اس پر گیس کا شدید ترین حملہ کیا جائے گا۔

چنگکنگ ۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ چکیانگ میں جاپانیوں کو مزید کمک پہنچ گئی ہے مگر چینی چھاپہ مار دستے بھی دشمن کی لائنوں کے عقب میں پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے رسد اور کمک کے رستے کاٹ دیئے ہیں۔

لنڈن ۶ جون۔ مڈغاسکر میں ایک برطانی فوج نے ڈیگو سواریز سے اسی میل مغرب کی طرف واقع شہر امبی لوب پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور فوج شمال مغربی ساحل کی بندرگاہ رو ہمیر کی طرف بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۶ جون۔ ماسکو کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں محاذ جنگ پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایک جنگ میں چار سو جرمن ہلاک و مجروح ہوئے۔ گذشتہ چند روز میں ۶۴ جرمن اور ۴۴ روسی طیارے برباد ہوئے۔ کالینن کے محاذ پر جرمنوں کو ایک گاؤں سے نکال دیا ہے اور ان کے سامان پر قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۶ جون۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کو اگزیکٹو کونسل میں لے لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۶ جون۔ محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ خلیج میکسیکو میں ایک برطانی تجارتی جہاز پر کسی آبدوز نے حملہ کر کے اسے غرق کر دیا۔ مسافر اور ملاح ایک اور بندرگاہ میں پہنچا دیئے گئے۔

بمبئی ۶ جون۔ بلجین قونصل جنرل کو بلجیم کی حکومت مقیم لنڈن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بلجیم اور برطانیہ کے مابین ۴ جون کو ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جو برطانیہ میں مقیم بلجین افواج کی تنظیم اور جنگ میں شرکت کے متعلق ہے تا بلجیم کو غلامی سے آزاد کرایا جا سکے۔ ایک اور معاہدہ بھی ہوا ہے۔ جس کا تعلق بلجین علاقہ کانگو کی خام اجناس کی پیداوار کی اتحادیوں کے ہاتھ فروخت کے متعلق ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔